ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 03 No. 02. Apr-Jun 2025.Page#.1257-1268
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Orientalist Objections on the Difficulties of the Qur'an in the Context of Allegedly Contradictory Verses

آیات متعارضہ کے تناظر میں مشکلات القرآن پر مستشرقین کے اعتراضات

Dr. Muhammad Pervaiz
Assistant Professor, Dept. of Islamic Studies& Shariah, The Minhaj University Lahore
pervaizbilal365@gmail.com
Dr. Muhammad Mumtaz Ul Hasan
Professor, Department of Islamic Studies & Shariah, The Minhaj University Lahore, Pakistan
drmumtaz365@gmail.com

Abstract
The Qur'an is the final revelation of Allah Almighty, revealed to the Seal of the Prophets, Muhammad Mustafa ﷺ. It has been declared a perpetual source of guidance for humanity until the Day of Judgment and serves as the foundational text of Islamic belief, law, and moral order. This Divine Book, owing to its eloquent and powerful style, exalted moral principles, and universal directives, is not only the central source of spiritual and social guidance for Muslims but has also remained a subject of reflection and investigation for scholars around the world.Throughout Islamic history, scholars of exegesis (mufassirūn), hadith (muḥaddithūn), and theology ('ulamā' al-kalām) have explored various dimensions of the Qur'an particularly its miraculous nature (i'jāz), coherence (naẓm), contextual unity (siyaq wa sabaq), principles of abrogation (nāsikh wa mansūkh), and legal and ethical injunctions in deep scholarly discussions.However, Orientalists have raised objections against the text and interpretation of the Qur'an from various angles. A significant aspect of their critique is based on the claim that certain verses of the Qur'an appear to contradict one another. They argue that this apparent conflict indicates a lack of conceptual and thematic harmony within the Qur'an, and that it comprises inconsistent rulings and divergent statements. From their perspective, such contradictions suggest that the Qur'an is not a coherent and systematically organized discourse, but rather a collection of disjointed statements and unconnected themes.These objections are commonly raised in the context of "allegedly contradictory verses" (āyāt muta'āriḍah), in which verses relating to doctrines, legal rulings, or historical narratives are taken out of their context and presented as mutually conflicting. A critical academic review of these objections reveals that Orientalist interpretations are often rooted in a lack of familiarity with the Islamic hermeneutical tradition including the science of Qur'anic exegesis (tafsīr), the principles of abrogation, and the contextual and linguistic framework within which the Qur'an is interpreted.

Keywords: *Orientalist, Objections, Contradictory, Judgment, Investigation, Linguistic, Hermeneutical.*

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا وہ آخری کلام ہے جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا، اور جسے قیامت تک کے لیے انسانی ہدایت، رشد و ہدایت، اور دینی و اخلاقی نظام کی اساس قرار دیا گیا۔ یہ کتاب الٰہی اپنے فصیح و بلیغ اسلوب، اعلیٰ اخلاقی اصولوں، اور ہمہ گیر ہدایات کی بدولت نہ صرف مسلمانوں کے لیے روحانی و اجتماعی رہنمائی کا منبع ہے بلکہ دنیا بھر کے مفکرین کے لیے بھی تحقیق و تدبر کا موضوع بنی رہی ہے۔ اسلامی تاریخ کے ہر دور میں مفسرین، محدثین اور متکلمین نے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں، خصوصاً اس کی اعجازی حیثیت، نظم، سیاق و

سباق، ناسخ و منسوخ اور احکام و ہدایات کے فہم پر گہرے علمی مباحث کیے ہیں۔ تاہم مستشرقین (Orientalists) نے قرآن کے متن اور اس کے فہم پر مختلف زاویوں سے اعتراضات اٹھائے ہیں۔ ان کے اعتراضات کا ایک اہم پہلو قرآن مجید میں بعض آیات کے مابین بظاہر اختلاف یا تضاد کو بنیاد بنا کر یہ دعویٰ کرنا ہے کہ قرآن میں فکری و معنوی ہم آہنگی نہیں پائی جاتی، یا یہ کہ اس میں متضاد احکام اور بیانات موجود ہیں۔ مستشرقین کے نزدیک ان آیات کا آپس میں ٹکراؤ اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن ایک منظم اور مربوط کلام نہیں بلکہ متفرق بیانات اور غیر مربوط مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ اعتراضات عام طور پر "آیاتِ متعارضہ (allegedly contradictory verses) " کے حوالے سے اٹھائے جاتے ہیں، جن میں عقائد، احکام یا تاریخی واقعات سے متعلق آیات کو سیاق و سباق سے جدا کر کے پیش کیا جاتا ہے، اور ان کے درمیان تضاد دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان اعتراضات کا علمی جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ مستشرقین کا نقطۂ نظر اکثر فہمِ قرآن کے اسلامی منہج، علم اصولِ تفسیر، ناسخ و منسوخ کے قواعد، اور سیاقی و سباقی اصولوں سے ناواقفیت پر مبنی ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں بعض ایسی آیات بھی موجود ہیں جن میں ظاہری طور پر تعارض پایا جاتا ہے۔ مستشرقین جن کا ہدف ہی اسلام اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ہے انہوں سے آیات متعارضہ پر بھی اعتراض کیا ہے اور مشکلات القرآن کی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے اس پر اعتراض کیا ہے اور بالآخر نتیجہ یہ نکالا کہ یہ کسی انسان کا لکھا ہوا کلام ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ نہیں۔ اس باب میں ہم مستشرقین کے اعتراضات کا جائزہ لیں گے کہ کس طرح انہوں نے اس پر اعتراض کیا۔

آیات متعارضہ کا مفہوم

درحقیقت قرآنی آیات میں کوئی تعارض وتناقض نہیں ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے:

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرءانَ وَلَو كانَ مِن عِندِ غَيرِ اللَّهِ لَوَجَدوا فيهِ اختِلٰفًا كَثيرًا(i)

"کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے، اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت اختلاف پاتے۔"

اس لیے یہ محال ہے کہ قرآن مجید کی آیات میں باہم تضاد ہو۔ اگر ایسی دو آیات میں بظاہر کوئی تعارض دکھائی دے جن میں کوئی حکم دیا گیا ہو تو دریں صورت دوسری آیت پہلی آیت کے حکم کی ناسخ (منسوخ کرنے والی) ہوتی ہے۔ اس طرح پہلی آیت کا حکم باقی نہیں رہتا لہٰذا وہ دوسری آیت کے حکم کے خلاف نہیں ہوتی۔ نسخ کا عمل قرآن مجید سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما نَنسَخ مِن ءايَةٍ أَو نُنسِها نَأتِ بِخَيرٍ مِنها أَو مِثلِها أَلَم تَعلَم أَنَّ اللَّهَ عَلىٰ كُلِّ شَىءٍ قَديرٌ (ii)

"جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ ہر چیز پر بھرپور قادر ہے۔"

وہ آیات جو ظاہری طور پر متضاد دکھائی دیتی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (iii)

قرآن ہی کے بارے میں ہے، دوسری آیت ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ(iv)

پہلی آیت کے مطابق قرآن مجید متقی لوگوں کے لیے ہدایت ہے جبکہ دوسری آیت کے مطابق قرآن کریم سب لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ ان آیات میں فی الحقیقت کوئی تضاد نہیں کیونکہ ہدایت کا ایک معنی راستے پر چلانا یا اس پر چلنے کی توفیق دینا ہے جبکہ ہدایت کا دوسرا معنی راستہ بتانا (راہ نمائی

کرنا)اور واضح کرنا ہے، پہلی آیت میں ہدایت کا لفظ پہلے معنی میں جبکہ دوسری آیت میں دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر قرآن مجید سب لوگوں کے لیے ہدایت ہے مگر اس سے ہدایت لینے اور راہنمائی حاصل کرنے کی توفیق انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو متقی ہیں۔

تعارض کی تعریف

امام سرخسی معارضہ کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"هي الممانعة على سبيل المقابلة۔ (v)

"اس سے مراد یہ ہے کہ دو دلائل باہم ایک دوسرے کے سامنے آکر ایک دوسرے کے لیے رکاوٹ بن جائیں۔"

پس معارضہ کے لیے ضروری ہے کہ دو دلائل باہم ایک دوسرے کے مقابل آجائیں اور ایک دوسرے کے مدلولات کی نفی کریں۔ چنانچہ اس تعریف کی وضاحت امام سرخسی ان الفاظ میں کرتے ہیں

يقال : عرض لي كذا أي استقبلني فمنعني مما قصدته، ومنه سميت الموانع عوارض، فإذا تقابل الحجتان على سبيل المدافعة والممانعة، سميت معارضة(vi)

"کہا جاتا ہے: کہ فلاں چیز میرے سامنے آگئی، یعنی میرے سامنے آکر میرے راستے کی رکاوٹ بن گئی۔ اسی مفہوم میں شرعی موانع کو عوارض کہا جاتا ہے۔ پس جب دو دلائل باہم ایک دوسرے کے مقابل یوں آئیں کہ وہ ایک دوسرے کے لیے رکاوٹ بن جائیں تو اس کیفیت کو معارضہ کہا جاتا ہے۔"

علامہ ابن الہمام نے تعارض کی یہ تعریف دی ہے:

" و فی الاصطلاح اقتضاء كل من الدليلين عدم مقتضى الآخر ۔(vii)

"اصطلاح میں تعارض اسے کہتے ہیں کہ ایک دلیل کا مقتضا دوسری دلیل کے مقتضا کا عدم ہو۔"

یات متعارضہ پر مستشرقین کے اعتراضات

اصطلاحی مفہوم ذکر کرنے کے بعد اب مستشرقین کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے قرآن مجید کے اس پہلو پر کیا اعتراضات وارد کیے۔

غیر واضح اور تھکا دینے والا کلام

مستشرقین کی طرف سے اعتراض وار کیا گیا کہ قرآن مجید ایک غیر واضح اور تھکا دینے والا کلام ہے کیونکہ اس میں زیادہ تر قصے کہانیاں ذکر کی گئی ہے اور ان کا آپس میں کوئی ربط نہیں ایک ہی مضمون کو مختلف جگہ بیان کیا جاتا ہے جس سے قاری اکتا جاتا ہے۔ اس حوالے سے مستشرق Nicholson نے بھی قرآن کی ترتیب کو گڈمڈ کہا ہے اور اس کو غیر واضح اور تھکا دینے والا کہا ہے وہ لکھتا ہے:

"The preposterous arrangment of the Koran, to which I have already adverted, is mainly responsible for the opinion almost unanimously held by European readers that it is obscure, tiresome, uninteresting; a farrage of long-winded narratives and prosaic exhortation, quite unworthy to be named in the same breath with the Prophetical Books of the Old Testament".[viii]

"قرآن کی مضحکہ خیز ترتیب، جس کی میں پہلے ہی تشہیر کر چکا ہوں بنیادی طور پر اس رائے کیلئے ذمہ دار ہے جو تقریباً متفقہ طور پر یورپی قارئین کی ہے کہ یہ غیر واضح تھکا دینے والا غیر دلچسپ ہے۔ لمبی چوڑی حکایتوں اور بوجھل نصیحتوں کا ایک مغلوبہ جس کا نام عہد نامہ قدیم کی نبوی کتب کے ساتھ ایک ہی سانس میں لیے جانے کے قابل نہیں"۔

اس سے مستشرق یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ یہ کلام غیر واضح اور تھکا دینے والا ہے اس میں قدیم چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

بے ہنگم کلام

اس کے بعد ایک اور اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ بے ہنگم کلام ہے جسے مختلف ٹکڑوں کو جمع کر کے ایک کتاب کی شکل دیا گیا جس حوالے سے مستشرق Bell لکھتا ہے۔

"There remains a multitude of disconnected pieces, sudden changes of subjects, even grammatical breaks, which no discursiveness of style or additions or alternatives continuations will explain"([ix])

"منقطع ٹکڑوں کی ایک بھیڑ باقی ہے، مضامین کی اچانک تبدیلیاں یہاں تک کہ گرامر کے وقفے بھی جن کی کوئی بھی ااسلوب کا اختلافی پن یا اضافہ یا متبادل تسلسل کی وضاحت نہیں کرے گی"۔

اس سے مستشرق یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں یہ کلام ٹکڑوں کی صورت میں تھا جس کو آپ ﷺ کے ماننے والوں نے بعد میں اکٹھا کیا اور اس میں تبدیلیاں جس کی وجہ سے اس میں کوئی ترتیب نہیں پائی جاتی۔

مضحکہ خیز کلام

مستشرق wherry بھی قرآن کی ترتیب کو مضحکہ خیز ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"Though it be written in prose. yet the sentences generally conclude in a long continued rhyme, for the sake of which the sence is often interrupted. And unnecessary repetitions too frequently made, which appear still more ridiculous in a translation, where the ornaments, such as it is, for whose sake they were made, cannot be perceived" ([x])

"اگرچہ یہ نثر میں لکھا گیا ہے، مگر اب بھی جملے عام طور پر ایک طویل مسلسل شاعری میں ختم ہوتے ہیں ، جس کی وجہ سے اکثر معنیٰ میں خلل پڑتا ہے اور غیر ضروری تکرار بھی کثرت سے کی جاتی ہے، جو کہ ترجمے میں اور بھی زیادہ مضحکہ خیز لگتی ہے ظاہر ہوتی ہے، جہاں زیورات جیسے کہ دن کی خاطر وہ بنائے گئے ہیں۔ ان کا ادراک نہیں کیا جا سکتا۔ (یعنی جس مقصد کیلئے جو چیز بنی اس کا ادراک نہیں ہو پا رہا)"۔

اس سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن پاک نثر میں لکھے جانے کے باوجود اس میں مسلسل شاعری بیان کی گئی ہے جس کی وجہ سے غیر ضروری تکرار کی کثرت پائی گئی ہے۔

نامکمل کلام

بریٹانیکا انسائیکلوپیڈیا آف ورلڈ ریلیجنز میں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ کلام ایک دفعہ ذکر کرنے کی بجائے ٹکڑوں میں ذکر کیا گیا یہ ایک منظم مقالہ نہیں اکثر کئی صفحات گزر جانے کے بعد پہلے موضوع پر واپس آجاتا ہے اور بہت سے اہم معاملات کو نامکمل چھوڑ دیتا ہے جس کی وجہ سے اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں۔

Encyclopedia of Religion

> "The fragmentary nature of the revelations, the fact that they came in bits and pieces, rather than all at once, is among their most notable features. The Quran is not a straight forwardly organized treatise; rather it moves without transition from one subject to another, often returning after many pages to a subject discussed earlier, it is repititious, and it leaves many matters of great importance quite incomplete. The fragmentariness may be explained in terms of Prophet's responses to the circumstances and problems that he and his community faced".([xi])

> "نزول وحی کی بکھری نوعیت کی یہ حقیقت کہ وہ ایک ہی دفعہ کی بجائے ٹکڑوں ٹکڑوں میں آئیں ان کی سب سے نمایاں خصوصیات میں سے ہے۔ قرآن بلکل سیدھا ایک منظم مقالہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک موضوع سے دوسرے موضوع میں منتقلی کے بغیر آگے بڑھتا ہے اکثر کئی صفحات کے بعد پہلے زیر بحث موضوع پر واپس آجاتا ہے، یہ مکرر ہے، اور یہ بہت سے اہم معاملات کو بالکل نامکمل چھوڑ دیتا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے کی وضاحت اُن حالات اور مسائل کے بارے میں نبی کے جوابات سے کی جاسکتی ہے جن کا انہیں اور ان کی برادری / اصحاب کو سامنا کرنا پڑا"۔

Daniel اپنی کتاب "Islam & West" میں Ketton کا قول درج کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تکرار کی وجہ سے قرآن فحش صورت اختیار کرلیتا ہے۔

> "Some such phrases he insisted were too often, and unnecessarily repeated; may He be praised; and then, there is no God but Allah [God] and believe in God and His Apostle. God was not accustomed to say, as through of someone else "God is Great" and so on. Moreover the Quran was obscure in that it used such words as coitus".([xii])

> "کچھ جملے جو انہوں نے اصرار کے ساتھ کیے اور غیر ضروری طور پر دہرائے گئے ہیں اس کی تعریف کی جائے اور پھر اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ خدا یہ کہنے کا عادی نہیں تھا جیسا کہ کسی اور کے ذریعے خدا عظیم ہے وغیرہ۔ مزید یہ کہ قرآن اس لحاظ سے مبہم تھا کہ اس نے فحش جیسے الفاظ استعمال کیے"۔

Bell قرآن مجید کی سورتوں کے بارے میں اختلاف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"One surah may contain passages dealing with many different subjects, and the same subject may be treated in several different surahs. The Quran itself tells us that it was delivered in seperated pieces". (xiii)

"یعنی ایک سورت میں بہت سے بیانات ایسے ہیں جو مختلف مضامین سے بحث کرتے ہیں اور ایک ہی مضمون مختلف سورتوں میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن خود بتاتا ہے کہ وہ مختلف ٹکڑوں میں نازل ہوا ہے"۔

Brown قرآن کی ترتیب کو جلدی کی ترتیب کہتا ہے جس کی وجہ سے اس میں مضامین کا کوئی ڈھانچہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تسلسل ہے جو کہ قاری کے لیے اکتاہٹ کا باعث ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"The text is hastily and lightly edicted. This is often a source of frustration to the novice reader. The Quran has no narrative framework, its suras are ordered without any apparent concern about content, and even within each Sura topic and tone fluctuate abruptly and without warning. Its editors of the final text, whether in Uthman's time or later, were apparently not concerned to smooth out these rough edges. A closer look at a particular passage will reinforce this impression"(xiv)

"متن عجلت اور ہلکے سے لکھا گیا ہے یہ اکثر نئے قاری کیلئے مایوسی کا باعث ہوتا ہے قرآن کے بیانات کا کوئی ڈھانچہ نہیں ہے۔ اس کی سورتیں مواد کے بارے میں کسی ظاہری تشویش کے بغیر ترتیب دی گئی ہیں اور یہاں تک کہ ہر سورہ کے عنوان اور لہجے میں اچانک اور بغیر انتباہ کے اتار چڑھاو آتا ہے اس کے حتمی متن کے مدیرین چاہے عثمان ہوں یا بعد کے زمانے میں بظاہر ان ناہموار کناروں کو ہموار کرنے کی فکر نہیں کرتے تھے کسی حوالہ خاص کو قریب سے دیکھنے سے اس تاثر کو تقویت ملے گی"۔

میور قرآن کے بارے میں مزید لکھتا ہے:

"The contents and arrangement of Koran speak forcibly for its authenticity. All the fragments have with artless simplicity been joined together. The Patch work bears no mark of a designing genius or moulding hand.It testifies to the faith and reverance of the compiler, and proves that he dared no more than simply collect the sacred remains and place them in juxtaposition. Hence the reiteration of the same ideas, truth and doctrines, Scriptural stories and Arab legends, told over and over again with little or no verbal variation; hence also the pervading want of connection and the starling chasms between adjecent passages. Even the fralities of the Prophet as noticed by the Deity have with evident faithfulness been entered in the Koran".(xv)

"قرآن کے مندرجات اور ترتیب اس کی صداقت کیلئے زبردستی بولتے ہیں۔ تمام ٹکڑوں کو بے فن سادگی کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ پیوند لگے کام میں خاکہ بنانے والے غیر معمولی ذہن یا ڈھالنے والے ہاتھ کا کوئی نشان نہیں ہے یہ مرتب کرنے والے کے ایمان اور احترام کی گواہی دیتا ہے، اور یہ ثابت کرتا ہے کہ اس نے مقدس باقیات کو اکھٹا کرنے اور ان کو ایک دوسرے کے ساتھ رکھنے کے علاوہ ہمت نہیں کی تھی۔ لہذا اپنی نظریات، سچائی اور عقائد صحیفوں کی کہانیوں اور عربی داستانوں کا اعادہ، جو کہ بار بار کم یا بلکل بھی زبانی تغیر کے بغیر بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے ملحقہ حصوں کے درمیان ربط کی وسیع ضرورت اور چونکا دینے والی خلیج ہے یہاں تک کہ پیغمبر کی برائیوں کو بھی جیسا کہ خدا نے دیکھا ہے واضح وفاداری کے ساتھ قرآن میں داخل کیا گیا ہے"۔

منٹگمری واٹ کو جو مشکل پیش آئی ہے وہ لفظ قرآن اور کتاب کے حوالے سے آئی ہے جس کے بارے میں وہ لکھتا ہے:

From an early point in his Prophetic career, Muhammad thought of the separate revelations he was receiving as constituting a single Qur'an. After he had been a year or tow in Medina, however, he thought of them as constituting The Book which it was his task to produce." ([xvi])

"اپنی پیغمبرانہ زندگی کے ابتدائی دور سے محمد نے ان الگ الگ وحی کے بارے میں سوچا جو وہ ایک ہی قرآن کی تشکیل کے طور پر حاصل کر رہے تھے۔ مدینہ میں ایک سال یا دو سال کے قیام کے بعد تاہم انہوں نے اس کے ابرے میں سوچا کہ اس الکتاب کو تشکیل دینا ان کی ذمہ داری تھی"۔

آرتھر جیفری (Arthur Jeoffery)

آرتھر جیفری آسٹریلوی نژاد امریکی مستشرق ہے جس نے قرآن حکیم کے دیگر پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس کی مختلف قراءات کو بھی موضوعِ بحث بنایا ہے۔ آرتھر جیفری کے تحقیقی کاموں میں نمایاں ترین کام "کتاب المصاحف" کی تحقیق و تخریج اور اس سے ملحق Materials of the History of The Text of The Qur`an" میں مصاحفِ صحابہ کو مصحفِ عثمانی کے بالمقابل متوازی قرآنی نسخے قرار دینے کی کوشش ہے۔

"اس نے قرآن حکیم کی تدوین اور اس کی مختلف قراءات کے مضامین پر مشتمل دو مزید مسودات بعنوان مقدمتان فی علوم القرآن بھی مدون کیے، جیفری نے تقریباً چھ ہزار ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے جو کہ مصحفِ عثمانی سے مختلف ہیں۔ اس نے قراءات کے یہ سارے اختلاف تفسیر، لغت، ادب اور قراءات کی کتابوں میں سے جمع کیے۔ اس کام کے لیے ابن ابی داؤد کی مذکورہ کتاب "المصاحف' اس کا بنیادی مآخذ رہی۔"([xvii])

نتائج

1. مستشرقین کا دعویٰ ہے کہ قرآن کی بعض آیات ایک دوسرے سے متضاد معلوم ہوتی ہیں، جو وحی کے تسلسل اور مطابقت پر شبہ پیدا کرتی ہیں۔

2. وہ وحی کی وحدت پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر قرآن اللہ کی طرف سے ہے تو اس میں تضاد ممکن نہیں ہونا چاہیے۔

3. قرآن میں بیان کردہ تاریخی واقعات کی مختلف تفصیلات (جیسے حضرت نوحؑ، فرعون یا اصحابِ کہف) کو وہ بیانی تضاد کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

4. فقہی احکام میں ناسخ و منسوخ کی موجودگی کو وہ وحی کی قطعیت کے خلاف قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تبدیلی انسانی قانون سازی کا شائبہ دیتی ہے۔

5. عقائد کے باب میں اختیار و جبر، ہدایت و ضلالت، اور دیگر امور میں مختلف تعبیرات کو وہ فکری تضاد کا مظہر سمجھتے ہیں۔

6. اخلاقی احکام کی تدریجی تعلیمات، مثلاً صبر اور قتال جیسے احکام میں تبدیلی، ان کے نزدیک اسلام کے اخلاقی معیار میں دو عملی کی دلیل ہے۔

7. اللہ تعالیٰ کی صفات میں بظاہر تضاد (مثلاً رحمت اور عذاب کا امتزاج) کو وہ ایک ناقابلِ فہم فکری الجھاؤ کے طور پر دیکھتے ہیں۔

8. جنت و جہنم کے مناظر میں مختلف آیات کے ذریعے پیش کردہ تفصیلات کو وہ عقیدۂ آخرت میں عدمِ وضوح قرار دیتے ہیں۔

9. مکّی اور مدنی آیات کے اسلوب و احکام میں فرق کو وہ قرآن کی داخلی ناہمواری سے تعبیر کرتے ہیں۔

10. علما کی جانب سے آیاتِ متعارضہ کی توجیہ و تاویل کو مستشرقین دفاعی رویہ قرار دیتے ہیں، اور اسے حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش سمجھتے ہیں۔

11. یہ اعتراضات بظاہر فکری ہیں، مگر ان کی جڑ میں قرآن کو محض تاریخی، لغوی یا عقلیاتی پیمانوں پر پرکھنے کی روش کارفرما ہے، جو اس کے ماورائی و تدریجی تناظر کو نظرانداز کرتی ہے۔

سفارشات

1. اصولِ تاویل و تفسیر کی وضاحت کی جائے تاکہ مستشرقین کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کو قرآن کے داخلی نظم اور تفسیری اصولوں کی روشنی میں سمجھایا جاسکے۔

2. ناسخ و منسوخ کے اصول کو قرآن کی حکمت، تدریج اور تربیتی پہلو کے ساتھ مربوط کر کے عام فہم انداز میں بیان کیا جائے تاکہ اس کو تضاد کے بجائے تدبیر کے طور پر دیکھا جاسکے۔

3. مستشرقین سے علمی اور مکالماتی انداز میں گفتگو کی جائے، جذباتی ردعمل کے بجائے تحقیق، منطق اور روایتی علمی بنیادوں پر گفتگو کو فروغ دیا جائے۔

4. قرآن کے اسلوب، فصاحت وبلاغت، اور تکرار کے اعجاز کو ادبی ولسانی تجزیے کے ذریعے اجاگر کیا جائے تاکہ بظاہر متضاد آیات کا پس منظر واضح ہوسکے۔

5. ان آیات کی تفصیلی تفسیر کی جائے جنہیں مستشرقین متضاد قرار دیتے ہیں، اور معتبر تفاسیر، لغت، شانِ نزول اور سیاق وسباق کی مدد سے ان کا صحیح مفہوم واضح کیا جائے۔

6. مکّی اور مدنی آیات کے فرق کو تضاد کے بجائے تربیتِ امت، تدریجِ شریعت اور حکیمانہ نزول کے تناظر میں پیش کیا جائے، اور اس فرق کی حکمت کو اجاگر کیا جائے۔

7. جبر و اختیار، صفاتِ الٰہی اور دیگر عقائد میں توازن کو فلسفیانہ اور کلامی مباحث کے ساتھ واضح کیا جائے تاکہ فکری تضادات کا مؤثر جواب دیا جاسکے۔

8. قرآن کے تاریخی بیانات کو مستند تاریخی ماخذ، آثارِ قدیمہ، اور دیگر الہامی کتب سے تقابل کرتے ہوئے ان کی صداقت اور منفرد انداز کو پیش کیا جائے۔

9. مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل منظم، معتدل اور علمی کتابیں، مقالات اور ڈیجیٹل ذرائع تیار کیے جائیں تاکہ عالمی سطح پر صحیح فہمِ قرآن کو عام کیا جاسکے۔

10. دینی مدارس، جامعات اور تحقیقاتی اداروں کے نصاب میں "مشکلات القرآن"، "آیاتِ متشابہات" اور "آیاتِ متعارضہ" جیسے موضوعات کو شامل کیا جائے تاکہ طلبا و علما اس میدان میں علمی بصیرت حاصل کریں اور موثر انداز میں ان اعتراضات کا جواب دے سکیں۔

خلاصہ

قرآن مجید کی بعض آیات کو بظاہر متضاد قرار دے کر مستشرقین نے "مشکلات القرآن" کے عنوان سے جو اعتراضات اٹھائے ہیں، وہ دراصل قرآن کو اس کے اصل نزولی، تدریجی اور وحیانی سیاق سے ہٹ کر محض عقلی و تاریخی معیار پر پرکھنے کی کوشش ہے۔ ان اعتراضات کا موثر جواب اسی وقت ممکن ہے جب قرآن کے اسلوب، اصولِ تفسیر، نزولِ قرآن کے تاریخی پس منظر، ناسخ و منسوخ کی حکمت، اور عقائد و احکام کی تدریج کو علمی انداز میں واضح کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے نہ صرف مضبوط تحقیقی بنیادوں پر علمی مکالمہ ضروری ہے بلکہ دینی و عصری تعلیمی اداروں میں ایسے موضوعات کو شاملِ نصاب کرنا بھی ناگزیر ہے۔ یوں قرآن کے فہم کو مستشرقین کی علمی دنیا کے سامنے مدلل، متوازن اور مستند انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے، تاکہ اس کے اعجاز، وحدت اور حکمت کو صحیح تناظر میں سمجھا جا سکے۔

حوالہ جات

---

i۔ القرآن:۳:۸۲

ii۔ القرآن،۲ :۱۰۶

iii۔ القرآن،۲:۲

iv۔القرآن،۲:۸۵

v۔ سرخسی، محمد بن احمد (۲۰۰۵ء)، اصول سرخسی، دارالکتاب العلمیہ، ج:۲، ص:۱۲

vi۔علاء الدین عبد العزیز بن أحمد البخاري، (۲۰۱۴) کشف الاسرار عَنْ أصول فخر الإِسْلَام الْبَزْدَوي، دار الکتب العلمیة، ج:۳، ص:۴۷

vii۔ ہمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد (۱۳۵۲ھ)، التحریر في أصول الفقه، مصر، مُصطَفى البابي الحلبي، ص:۴۵

viii -Literary History of the Arabs",p:161
ix - Watt Montgomery."Muhammadat Mecca".pxv,Oxford University Press 2006
x - The Koran p:104
xi - Encyclopedia of Religion, 12 / 157
xii - Islam and the west,p:58
xiii - ibid
xiv - Islam" p:56
xv - Life of Mohammed",p:xxvi
xvi- Watt Montgomery, Muhammad at Mecca, p.80
xvii- M.A.Chaudhary, Orientalism on Variant Readings of the Qur`an: The Case of Arthur Jeffery, p.170

مصادر و مراجع

1. القرآن
2. ترمذی، سلیمان بن اشعث، (۱۹۹۹ء)، السنن، ابوب المناقب: باب ماجاء فی بدء بنوة النبی ﷺ، لاہور، مکتبہ رحمانیہ
3. حلبی، علی بن برہان، (۱۹۸۵ء)، السیرة الحلبیہ، مصر، المکتبة التجاریة الکبریٰ

4. دہلوی، شاہ ولی اللہ، (س ن) الفوز فی اصول التفسیر، دہلی، نور برادرز
5. زرقانی، محمد بن عبد القاقی (س ن)، شرح مواہب اللدنیہ، کراچی، مکتبہ شاملہ
6. عثمانی، علامہ تقی، (۲۰۰۳ء)، علوم القرآن، کراچی، جمیل سنز
7. Bell, Richard, The Origin of Islam in its Christian Environment, Organized by Movement for Islamic Culture & Awareness, Nigeria
8. Bodley, R.V.C, The Message The Life of Muhammad, International Journal of Politics, Culture, and Society, Indonesia
9. Danial, Norman,(1960) Islam and the West (The making of an image), America, Oneword publisher
10. Landau, Rom,(2007), Islam and the Arabs, London, Routledge publisher
11. Rodwell, Jack Christian, (2000), The Koran, Institute of Development Studies, Brighton, UK